مارکیٹنگ کے اسلامی اصولوں کی روشنی میں سافٹ ویئر انڈسٹری کے شرعی احکام

Shariah Rules for Software Industry in the Light of Islamic Principles for Marketing

*نور ولی شاہ

**شمس الرحمٰن

ABSTRACT

It is clear that the world is changing day by day; especially the industrial revolution of western nations has made the pace of development faster than ever. On the other side, Islam is the last source of guidance toward righteousness. The teachings of Islam are not limited to a fixed period of time but will remain till the Day of Judgment. In the last decade of the 20th century, the IT revolution added enormous changes to our daily routines. The software industry also emerged due to this revolution. As Muslims, it is our responsibility to study the problems we face due to the IT revolution and find out feasible answers to them in the light of the Quran and Sunnah. This paper consists of various problems related to the Software industry and their solutions in the light of Rules fixed for Islamic Marketing. After describing Islamic Marketing and shariah rules of Marketing in the Software industry, various sharia rules are set to Islamize this industry.

KEY WORDS: *Marketing, Islamic Marketing, Software, Software House, Shariah Rules*

زمین پر زندگی کے آغاز سے لے کر آج تک انسان مسلسل ترقی کرتا آرہا ہے۔ ترقی کے اس سفر میں حالات و واقعات کے حساب سے تیزی اور سستی ضرور آتی ہے، تاہم یہ سفر مکمل رک نہیں پاتا۔ ہر دور کے انسان نے اپنے آپ کو گزشتہ لوگوں سے ترقی یافتہ بنانے کی کوشش کی ہے تاہم یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اٹھارویں صدی کی صنعتی انقلاب کے بعد ترقی کی اس رفتار میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ مشینری نے انسان کا کام آسان اور تیز کر دیا۔ کمپیوٹر کی آمد نے دنیا میں ایک اور تہلکہ مچادیا اور انسان ایک خوشنما اور جنت نظیر مستقبل کے خواب دیکھنے لگا۔ 1990 کی دہائی کو آئی ٹی کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ اس دہائی میں کمپیوٹر کی فیلڈ میں بے شمار ترقیاں کی گئی۔ مختلف انسانی کام آسان کرنے کے

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی؛ مدرس، جامعۃ الرشید، کراچی

** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی

لئے مختلف اور ان گنت اپیلی کیشنز اور سافٹ ویئرز مارکیٹ میں آنے لگے، جس نے انسانی حیات کو سہل اور تیز رفتار بنا دیا۔ مسلمان ہونے کے ناطے یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے دور میں پیش آنے والے ان مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کریں اور ان کے لیے شرعی اصولوں کی تعیین کریں، تاکہ ان کی روشنی میں ان مسائل اور اس نہج پر آئندہ کے لئے پیش آنے والے مسائل کو حل کیا جاسکے۔ سافٹ ویئر انڈسٹری کے ان مسائل کا اگر بغور مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامک مارکیٹنگ کے اصولوں کی روشنی میں انہیں حل کیا جاسکتا ہے۔

مارکیٹنگ کا تعارف

لفظ مارکیٹنگ مارکیٹ سے نکلا ہے، جسے اردو میں بازار کہا جاتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں مارکیٹنگ کے بارے میں درج ہے:

> The activity of presenting, advertising and selling a company's products or services in the best possible way[1]

"کسی کمپنی کی تیار کردہ اشیاء یا اس کی خدمات کو بھیجنا، ان کی تشہیر کرنا اور انہیں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کو مارکیٹنگ کہتے ہیں۔"

مارکیٹنگ کی اب تک بے شمار تعریفات کی گئی ہیں لیکن ان میں سب سے جامع تعریف یہ ہے:

> Marketing in managing profitable customer relationships[2]

"مارکیٹنگ سے مراد گاہک کے ساتھ ایک منافع بخش رشتہ بنانا ہے۔"

مارکیٹنگ کا بنیادی مقصد اپنے کسٹمر کی ضروریات کی تکمیل کر کے اسے مطمئن کرنے کا نام ہے۔ امریکن مارکیٹنگ ایسوسی ایشن مارکیٹنگ کا قدیم ترین اور منظم ترین ادارہ ہے۔ چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ مارکیٹنگ کے نظریات میں بھی جزوی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اس لئے اس ادارے کی جانب سے وقتاً فوقتاً مارکیٹنگ کی الگ الگ تعریفات کی جاتی ہیں۔ اس نے مارکیٹنگ کی سب سے آخری تعریف 2007ء میں کی ہے۔ جس میں لکھتے ہیں کہ مارکیٹنگ ایسے اداروں، سرگرمیوں اور اعمال کا نام ہے جو ایسی چیزوں کے تیار کرنے، انکے لیے روابط بنانے، انکی ترسیل اور ان کے بدلے معاوضہ وصول کرنے میں مصروف عمل ہوتے ہیں جو کسٹمر، گاہک، کمپنی کے حصہ داروں اور پورے معاشرے کے لیے قابل قدر ہو۔[3]

اسلامک مارکیٹنگ کی تعریف:

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں معاشی فلسفے پر بحث کی ہے۔ اسلامک مارکیٹنگ کی تعریف اسی فلسفے کی روشنی میں کی گئی ہے، جو درجہ ذیل ہے:

> The process and strategy of fulfilling needs through Halal products and services with the mutual consent and welfare of both parties‹ i.e. buyers and sellers for the purpose of achieving

material and spiritual wellbeing in the world here and the hereafter[4]

"اسلامک مارکیٹنگ حلال پراڈکٹ اور حلال سروس کی فراہمی کے لیے کیے جانے اس عمل اور حکمت عملی کا نام ہے، جس میں خریدار اور فروخت کنندہ دونوں کی بھلائی موجود ہو، اور اس عقد کے نتیجے میں دونوں کو مالی منافع بھی ہو اور اخروی سرخروئی بھی۔"

ان تعریفات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مارکیٹنگ کا تعلق صرف تشہیر کے ساتھ نہیں بلکہ یہ پراڈکٹ اور سرویسز (Product and Services) سے شروع کرنے سے لے کر اس کی قیمت کی تعیین (Pricing) تک اور اس کی تشہیر (Promotion) سے لے کر صارفین تک اسے پہنچانے (Distribution) تک کے مختلف مراحل کا نام ہے۔

سافٹ ویئر کسے کہتے ہیں؟

کمپیوٹر دو اشیاء کے مجموعے کا نام ہے، سافٹ ویئر (Software) اور ہارڈویئر (Hardware)۔ ہارڈویئر کمپیوٹر کے ظاہری اور مادی اجزاء کا نام ہے اور سافٹ ویئر ان احکامات Commands کا نام ہے جو کمپیوٹر کے پروسیسر Processer اور آپریٹنگ سسٹم کو مخصوص کام کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ یہ احکامات Commands صرف کمپیوٹر سمجھ سکتا ہے کمپیوٹر اور موبائل کے اندر موجود پروگرامات سافٹ ویئر Software کے قبیل سے ہوتے ہیں۔ سافٹ ویئر کی تعریف میں من جملہ یہ بات بھی شامل ہے کہ "جس کو ہاتھ نہ لگایا جاسکے"۔

Software is a program that enables a computer to perform a specific task, as opposed to the physical components of the system (hardware).This includes application software such as a word processor, which enables a user to perform a task, and system software such as an operating system, which enables other software to run properly, by interfacing with hardware and with other software[5].

"سافٹ ویئر وہ پروگرام ہے جس کی وجہ سے کمپیوٹر وہ کام سرانجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے، جو اس کے ہارڈویئر کو دیا گیا ہوتا ہے۔ اس میں اپیلی کیشن سافٹ ویئر بھی شامل ہیں، جس کی وجہ سے کمپیوٹر کوئی ٹاسک سرانجام دے سکے، اس میں سسٹم سافٹ ویئر بھی شامل ہے، جس کی وجہ سے دیگر اپیلی کیشن سافٹ ویئر اچھی طرح کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔"

Hardware (H/W), in the context of technology, refers to the physical elements that make up a computer or electronic system and everything else involved that is physically tangible. This includes the monitor, hard drive, memory and the CPU.[6]

"ٹیکنالوجی کی اصطلاح میں ہارڈویئر ان فزیکل اشیاء کو کہا جاتا ہے، جس سے ایک کمپیوٹر یا کوئی اور برقی نظام وجود میں آتا ہے۔ اسے چھوا جا سکتا ہے۔ مونیٹر، ہارڈ ڈرائیو، مموری اور سی پی یو اس کی چند مثالیں ہیں۔"

کمپیوٹر قرآن کی نظر میں

قرآن پاک انسانوں کی ہدایت کے لیے اترنے والے سب سے آخری کتاب ہے۔ اس میں ہر دور اور ہر زمانے کے ہر انسان کی رہنمائی موجود ہے۔ کمپیوٹر آج کے دور کی ایک لازمی ضرورت بن چکی ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں جہاں دیگر کئی ساری اشیاء کا تذکرہ موجود ہے وہاں کمپیوٹر کی بھی ایک قدیم صورت کی شبیہ موجود ہے۔ قرآن پاک کی سب سے پہلی نازل ہونے والی آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ ﴿۵﴾[7]

"پڑھو اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھو، اور تمھارا پروردگار سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ جس نے قلم سے تعلیم دی۔ انسان کو اس بات کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ انسان کو پڑھنے کی تعلیم دے رہے ہیں، اور فرمارہے ہیں کہ تمھیں اس ہستی نے پیدا کیا ہے جس نے تمھیں قلم کے ذریعے تعلیم دی اور تمھیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پرانے زمانے میں کوئی بات سمجھنے، محفوظ کرنے اسے دوسروں تک پہنچانے اور پھیلانے کے لئے قلم کا استعمال کیا جاتا تھا۔ انسان نے جب ترقی کی تو قلم کا متبادل کمپیوٹر تلاش کیا گیا جس میں قلم کے ذریعے سر انجام دیئے جانے والے تمام کام جلد اور زیادہ خوبصورت طریقے سے مکمل ہونے لگے۔ اس مقالے میں ہم اسلامک مارکیٹنگ کے شرعی اصولوں کی روشنی میں سافٹ ویئر انڈسٹری میں پروڈکشن Production سے لے کر سافٹ ویئرز کے لیے قیمتوں کی تعیین تک Pricing اور اس کی تشہیر promotion سے لے کر صارفین تک اسے پہنچانے Distribution تک کے درمیان پیش آنے والے مسائل کا شرعی حل تلاش کریں گے اور اس انڈسٹری میں کام (Services) کے لیے شرعی اصولوں کی تعیین کریں گے۔

پروڈکشن (Production)

سافٹ ویئر بنانے کا حکم

قَاعِدَة :الأَصْل فِي الْأَشْيَاء الْإِبَاحَة۔ [8]

تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

چنانچہ اسلام کسی بھی چیز کو بنانے سے نہیں روکتا۔ الا یہ کہ اس میں کوئی شرعی مانع پایا جائے۔ سافٹ ویئر ڈیویلپر نہایت محنت اور مشقت سے ایک سافٹ ویئر تیار کرتا ہے۔ سافٹ ویئر کی تیاری کے شرعی حکم کا تعلق اس کے استعمال سے ہے۔ جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا جارہا ہے اگر وہ جائز ہو تو اسے تیار کرنا بھی جائز ہے۔ اگر وہ مقصد ناجائز ہو تو اسے تیار کرنا ناجائز ہے۔ اگر کسی موجب ثواب کام کے لئے کوئی سافٹ ویئر تیار کیا جائے تو باعث ثواب ہے۔

قَاعِدَة :الْأُمُور بمقاصدها۔ [9]

"ہر کام کا دارو مدار اس کے مقصد پر ہوتا ہے۔"

اس قاعدے کی تشریح کرتے ہوئے اصول فقہ میں مہارت تامہ رکھنے والے علامہ مصطفیٰ الزحیلی فرماتے ہیں:

فالأمور بمقاصدها أي الشؤون مرتبطة بنيّاتها، وأن الحكم الذي يترتب على فعل المكلف ينظر فيه إلى مقصده فعلى حسبه يترتب الحكم تملكاً وعدمه، ثواباً وعدمه، عقاباً وعدمه، مؤاخذة وعدمها، ضماناً وعدمه ".والأصل في هذه القاعدة قوله - صلى الله عليه وسلم -:" إنما الأعمال بالنيات "وهذا حديث صحيح مشهور أخرجه الأئمة الستة وغيرهم من حديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه.[10]

"الامور بمقاصدہا کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا دارو مدار نیت پر ہے۔ اور کسی کام پر کوئی حکم لگانے سے پہلے اس کا مقصد دیکھا جاتا ہے، اس کے بعد سزا اور جزاء کے طور پر اس پر کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔ یہ قاعدہ مشہور صحیح حدیث (انما الاعمال بالنیات) سے ماخوذ ہے۔ یہ حدیث ائمہ ستہ اور دیگر ائمہ حدیث نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔"

پیسوں کے عوض سافٹ ویئر تیار کرنا

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ کلائنٹ کسی سافٹ ویئر ہاؤس یا سافٹ ویئر ڈیویلپر سے ملتا ہے اور اسے اپنے مطلوبہ سافٹ ویئر کے بارے میں کچھ بریفنگ دیتا ہے۔ اس کی ضرورتوں کو سننے کے بعد ڈیویلپر خرچے کا ایک اندازہ لگاتا ہے اور اسے پیسوں کا بتاتا ہے۔ اگر کلائنٹ راضی ہو تو ڈیویلپر اس پر کام شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر اسے منظور نہیں ہوتا اور دونوں اپنی راہیں لے لیتے ہیں، اس طرح پیسوں کے عوض سافٹ ویئر تیار کرنا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ اس میں دیگر غیر اسلامی منکرات نہ ہوں۔

کیونکہ کسی چیز کو خریدنے کے شرعاً دو طریقے ہیں ایک یہ کہ وہ چیز پہلے سے تیار موجود ہو اور طلب کرنے پر وہ آپ کے سامنے حاضر ہو۔ دوسرا یہ کہ خریدی جانے والی شئ پہلے سے تیار شدہ نہ ہو بلکہ آپ کے مطالبے کے بعد اس پر کام شروع کیا جائے۔ اس آخری صورت کو استصناع کہا جاتا ہے۔ استصناع کی فقہی تعریف یہ ہے:

أما صورة الاستصناع فهي أن يقول إنسان لصانع - من خفاف أو صفار أو غيرهما -: اعمل لي خفا، أو آنية من أديم أو نحاس، من عندك بثمن كذا، ويبين نوع ما يعمل وقدره وصفته، فيقول الصانع: نعم.[11]

"استصناع کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کے بنانے والے سے کہے کہ کہ میرے لئے موزہ، یا چمڑے یا لوہے کا ایک برتن وغیرہ بنادیں، اسکی قیمت اتنی ہوگی۔ دونوں تیار کئے جانے والی شئی کی نوعیت، مقدار اور صفت طے کرے۔ اور صانع اس کام کو کرنے کی حامی بھرے۔"

قیاس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ استصناع جائز نہ ہو کیونکہ اس میں ایک ایسی شئی کو فروخت کیا جاتا ہے جو فروخت کنندہ کے پاس فی الحال موجود نہیں ہے، لیکن اجماع امت اور تعامل الناس کی وجہ سے استصناع جائز ہے۔ اور جب قیاس اور اجماع ایک ساتھ آجائے تو قیاس کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اس کے جواز کی دوسری وجہ لوگوں کی ضرورت مندی اور مجبوری ہے۔ عام طور پر لوگوں کو ایک ایسی چیز کی ضرورت پڑتی ہیں جو فی الحال موجود نہ ہو۔ دوسری طرف صنعت کار لوگ نقصان کے اندیشے سے وہ شئی پہلے بناتے نہیں ہیں۔ وہ تب کام شروع کرتے ہیں جب انہیں کہیں سے آرڈر ملتا ہے۔[12]

پرائسنگ(Pricing)

سافٹ ویئر فروخت کرنے کا حکم:

جس طرح بازار میں موجود دیگر بے شمار قسم کی اشیاء پائی جاتی ہیں، اسی طرح سافٹ ویئر بھی ایک شئی ہے۔ اور جس طرح کسی اور شئی کو فروخت کرنا جائز ہے اسی طرح سافٹ ویئر کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم اس میں مندجہ ذیل شرعی امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(1)۔ یہ سافٹ ویئر کسی گناہ کے کام پر مشتمل نہ ہو۔ مثلاً کسی سودی ادارے کے لئے یا کوئی اور غیر شرعی کام کو چلانے کے لئے ایک سافٹ ویئر بنایا گیا ہے۔ اسے کسی کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اعانت علیٰ المعصیت کے زمرے میں آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝[13]

"گناہ اور دشمنی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزاء دینے والا ہے۔"

(2) اگر یہ سافٹ ویئر کسی ثواب کے کام پر مشتمل ہو جیسے اوقات صلاۃ کی یاد دہائی کرانے والے، دینی مسائل اور کتب پر مشتمل سافٹ ویئر یا زکاۃ وغیرہ کا حساب لگانے والے سافٹ ویئر وغیرہ۔ ان کو آگے فروخت کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ موجب ثواب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔[14]

"بھلائی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو۔"

(3) خرید و فروخت کے دوران کوئی شرعی خرابی موجود نہ ہو۔

مثلاً اس خریداری میں سود یا جوئے کی کوئی صورت موجود نہ ہو۔ وغیرہ۔ ورنہ سافٹ ویئر اگرچہ بذات خود جائز بلکہ موجب ثواب کیوں نہ ہو لیکن اگر اسے فروخت کرنے میں کوئی شرعی مانع موجود ہو تو اسے آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہوتا۔

(4) خریداری کے دوران کسی قسم کا دھوکہ اور فراڈ اور غلط بیانی نہ پائی جائے، اور سافٹ ویئر کے بارے میں جو معلومات گاہک (کلائنٹ) کو دی جائے وہ سب سافٹ ویئر میں موجود بھی ہو۔

سافٹ ویئر اپڈیٹ کرنے کی فیس وصول کرنا

سافٹ ویئر تیار کرنے والے اکثر سافٹ ویئر ہاؤسز اور ڈیویلپرز ماہانہ یا سالانہ فیس کی بنیاد پر اپنے کلائنٹ کو یہ سہولت فراہم کرتے ہیں کہ اگر اس مدت کے دوران سافٹ ویئر میں کوئی مسئلہ آیا یا آپ اس میں کچھ تبدیلی کرنا چاہ رہے ہو تو بغیر کوئی اضافی فیس لئے ہم یہ خدمت فراہم کریں گے۔ اس میں کلائینٹ کو یہ سہولت بھی فراہم ہوتی ہے کہ سافٹ ویئر ہاؤس یا ڈیویلپرز کی طرف سے سافٹ ویئر میں جن نئے فیچرز کا اضافہ ہوتا ہے یا اس میں کوئی نئی تبدیلی کی جاتی ہے تو رجسٹرڈ کلائینٹس کو یہ سب کچھ فری آف کاسٹ ملتا ہے۔ جس طرح سافٹ ویئر ہاؤس کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنے کام کا معاوضہ لے، اسی طرح ان کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ جو سروس فراہم کر رہے ہیں ان کا بھی معاوضہ وصول کرے۔ عام طور پر انسان دو ذرائع سے پیسے کماتا ہے۔ معیشت اور مارکیٹنگ کی اصطلاح میں اسے سیل اینڈ سروس (sale and service) کہا جاتا ہے۔

1۔ وہ اپنے پاس موجود کسی شئ کو بیچتا ہے اور اس کا معاوضہ وصول کرتا ہے۔

وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ۔[15]

"اور اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے۔"

2۔ وہ اپنے پاس موجود کسی صلاحیت کو عمل میں لاتے ہوئے دوسروں کو کوئی سروس اور تعاون فراہم کرتا ہے اور اس کے بدلے میں ان سے معاوضہ وصول کرتا ہے۔

خود نبی پاک ﷺ نے مختلف صحابہ کرام کو مختلف خدمات فراہم کرنے کے صلے میں مالی معاوضہ دیے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رضى الله عنه - عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ. فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ.[16]

"حضرت ابن ساعدی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدقے کی وصولی پر نگران بنایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا تو آپ نے میرے لیے معاوضے کا حکم جاری کیا۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ کام اللہ کی رضاء کے لیے کیا ہے معاوضے کے لیے نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ میرے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آیا تھا اور میں نے بھی یہی کہا تھا جو آپ نے ابھی فرمایا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بن مانگے کوئی چیز دی جائے تو لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔"

چنانچہ سافٹ ویئر ہاؤس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے تیار کردہ سافٹ ویئر سے متعلق کوئی بھی سروس فراہم کرے اور اس کے بدلے اپنے کلائنٹ سے معاوضہ وصول کرے، کیونکہ اس سروس کی فراہمی میں ڈیویلپرز کو محنت اور مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور وہ اس میں اپنا وقت اور مال خرچ کرتے ہیں۔

پروموشن(Promotion)

سافٹ ویئر ہاؤسز میں مختلف اپیلی کیشنز کی تیاری اور اس کے لیے قیمتوں کی تعیین کے بعد اس کی آگے پروموشن کی جاتی ہے۔ اس کے لیے پروموشن کے مختلف ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے۔ انہیں پروموشن مکس کہا جاتا ہے۔ یہ طریقے درج ذیل ہیں؛

1۔ تشہیر Advertisement

یہ سافٹ ویئر کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنے کا پروفیشنل طریقہ ہے، جس پر باقاعدہ خرچہ کیا جاتا ہے

2۔ پرسنل سیل Personal selling

اس صورت میں سافٹ ویئر ہاؤس کی جانب سے صارفین سے بہتر اور قریبی تعلقات بنانے کے لیے سیلزمین کا انتظام کیا جاتا ہے، جن کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ انفرادی سطح پر ایک ایک صارف کے پاس جائے اور انہیں اپیلی کیشن کی خصوصیات بتا کر انہیں اس کی خریداری پر قائل کرے۔

3۔ سیل پروموشن Sale promotion

اس طرز کے تحت سافٹ ویئر اپیلی کیشن پر سافٹ ویئر ہاؤس کی جانب سے ایک خاص دورانیے کے لئے کچھ ڈسکاؤنٹ یا رعایت کا اعلان ہوتا ہے۔ اس سے صارفین کی دلچسپی اس پراڈکٹ میں بڑھ جاتی ہے اور وہ اسے اس معینہ مدد میں خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔

4۔ عوامی تعلقات Public Relations

اس طریقے کے تحت سافٹ ویئر ہاؤس اور اس کے صارفین کے درمیان اعتماد کی فضا کو برقرار رکھنے کی سر توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کہیں سافٹ ویئر ہاؤس کے خلاف کوئی افواہ پھیلتی ہے تو عوامی تعلقات کے تحت افواہ کی حقیقت بتانے کی کوشش کی جاتی ہے، پبلک میں اس کا ایک بہتر امیج اور تصور قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

5۔ براہ راست مارکیٹنگ Direct Marketing

اس طریقے کے تحت سافٹ ویئر کمپنی صارفین سے براہ راست رابطہ کرتی ہے۔ تقسیم کے کسی واسطے Distribution channel کا سہارا لیے بغیر۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کمپنی کو عوامی امیدوں، جذبات اور خواہشات کی براہ راست اور فوری پتہ چلتا ہے۔ اس طریقے کے لیے ٹیلی فون، ای میل، سوشل میڈیا اور ڈاک وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شرعی اصول

اس کے لیے ضروری یہ ہے پروموشن کے شرعی اصولوں کی پابندی کی جائے، جیسے:

جھوٹ سے اجتناب

حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ مبیع (پراڈکٹ) میں کوئی خرابی اور عیب جانتا ہو، اس کے باوجود وہ اس پراڈکٹ کو اس کا عیب بتائے بغیر آگے فروخت کرے۔ لا یحلّ لامرءٍ مسلمٍ یبیع سلعةً یعلم ان بھا داءً الا اخبر به[17]

فحش تصاویر اور جملوں سے اجتناب

تشہیر میں فحاشی اور عریانی سے معاونت حاصل کرنا حرام ہے۔ اس طرح کرنے سے نہ صرف آپ کی کمائی ناجائز ہو جاتی ہے بلکہ اسلامی معاشرے میں فحاشی اور عریانی پھیلانے کی وجہ سے آپ سوسائٹی اور قوم کے بھی مجرم بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ 18

"بے شک جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے لیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے۔"

اس کے علاوہ ایپلی کیشن کی تشہیر کے دوران ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کی دھوکہ دہی نہ ہو۔19 پروموشن کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہو، وہ حرام ذرائع سے حاصل شدہ نہ ہو۔ اس میں دیگر کمپنیوں اور ایپلی کیشنز کے عیب بیان نہ کیے گیے ہوں کیونکہ شریعت دوسرے لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔20 پروموشن کے شرعی اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ ان تشہیری مہمات میں اسراف اور فضول خرچی سے بچا جائے۔21 جس ایپلی کیشن کی تشہیر ہو رہی ہے وہ بذات خود گناہ کے کسی کام کی معاونت کے لیے تیار نہ کیا گیا ہو۔22

ڈسٹری بیوشن (Distribution)

سافٹ ویئر چوری کرنے کا حکم

سافٹ ویئر ایک قیمتی (valuable) چیز ہے۔ جس طرح کسی دوسری کی شے کو چوری کرنا جائز نہیں اسی طرح سافٹ ویئر کی چوری کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک ڈیویلپر بڑی محنت اور کوشش سے ایک سافٹ ویئر تیار کرتا ہے۔ اس پر صرف اسی کا حق باقی رہتا ہے، اور وہ جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ کسی اور کو یہ حق نہیں کہ اسے چوری کرے اور استعمال کرے۔ چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اس کے گناہ کی شدت کا اندازہ حضور اکرم ﷺ کے اس قول سے لگایا جاتا ہے:

والذي نفس محمد بيده لو أن فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم سرقت لقطعت يدها۔ 23

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"

چوری شدہ سافٹ ویئر پر بھی ڈیویلپر کو اجر ملتا ہے

اگر کوئی کسی کا تیار کردہ سافٹ ویئر چوری کر کے استعمال کرنے لگے اور اس سے مستفید ہونے لگے تو اگرچہ اسے گناہ ہو گا لیکن سافٹ تیار کرنے والے کو اس بات پر ثواب ملتا رہے گا کہ اس کے سافٹ ویئر سے کوئی مستفید ہو رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

قال رسول الله {صلى الله عليه وسلم} ما من مسلم يغرس غرساً إلا كان ما أكل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما أكل السبع له صدقة وما أكلت الطير فهو له صدقة ولا يرزؤه أحدٌ إلا كان له صدقة وفي رواية الليث عن ابن الزبير عن جابر۔ [24]

"جو مسلمان کوئی درخت اگائے تو جو کوئی اسے کھائے وہ اس کے لئے صدقہ ہے جو کوئی اس سے پھل چوری کرے وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ جو درندہ اور پرندہ اس سے کھائے وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور اس سے جو بھی مستفید ہو وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس نے کوئی بھلائی کا کام کیا اگر کوئی اس سے چوری بھی کرے تو چونکہ وہ اس سے مستفید ہو گا اس لیے بھلائی کا کام کرنے والے کو اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔ یہی حال سافٹ ویئرز کا ہے۔ اگر سافٹ ویئر کسی جائز مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہو تو چاہے کوئی اسے چوری کر کے استعمال کرنے لگے یا اس سے اجازت لے کر، بہر صورت اسے اس کا اجر ملتا رہے گا۔

چوری شدہ سافٹ ویئر (Pirated copy) کو آگے فروخت کرنا

جو پیشہ ور چور ہوتے ہیں وہ سافٹ ویئر کو چوری کر کے خود پیسوں کے عوض فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک گھناؤنا فعل ہے۔ شرعاً یہ ناجائز اور حرام ہے۔ عام چوری کی طرح یہ نہ صرف گناہ کبیرہ میں آتا ہے بلکہ آگے اسے فروخت کر کے وہ حرام کاروبار کرنے کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ اس مد سے جو کمائی اسے ملتی ہے وہ حرام مال کے زمرے میں آتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم يا أيها الناس إن الله طيب ولايقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال { يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا إني بما تعملون عليم } وقال { يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم } قال وذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يده إلى السماء يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فأني يستجاب لذلك[25]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (طیب) کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس کو حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ جس کا ترجمہ ہے:

"اے رسولوں پاک اشیاء میں کھایا کرو اور نیت کام کیا کرو۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو میں انہیں جانتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے:

"اے ایمان والوں میری دی ہوئی پاک رزق کھایا کرو۔"

حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا جو لمبے سفر پر ہو، پراگندہ بالوں والا ہو اور وہ دعاء کے لئے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور یارب پکارتا ہے، اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اس کے بدن کو حرام غذاء ملی ہے تو اس کی دعاء کیسے قبول ہوگی۔

چوری شدہ سافٹ ویئر سے کمائے گئے پیسوں کا کیا کیا جائے؟

اگر کسی کے پاس حرام مال آجاتا ہے تو اس سے آگے مزید پیسے کمانا اور اسے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔ اس کے لئے شرعی حکم یہ ہے کہ اسے متعلقہ شخص تک پہنچادے۔ اگر وہ نہ ملے تو اسے بلا نیت ثواب کے صدقہ کر دے۔

حدثنا أبو بكر قال حدثنا بن علية عن مالك بن دينار قال قال رجل لعطاء بن أبي رباح رجل أصاب مالا من حرام قال ليرده على أهله فإن لم يعرف أهله فليتصدق به ولا أدري ينجيه ذلك من إثمهقال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وإنما نعرفه من حديث فضيل بن مرزوق و أبو حازم هو الأشجعي اسمه سلمان مولى عزة الأشجعية حسن.[26]

"حضرت عطاء بن ابی رباح سے کسی نے پوچھا کہ اگر کسی کو حرام مال مل جائے تو کیا کرے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس کے اصل مالک کو لوٹا دے۔ اور اگر وہ اسے نہ جانتا ہو تو (بلا نیت ثواب کے) اسے صدقہ کر دے۔ لیکن یہ پھر بھی معلوم نہیں کہ اس طرح کرنے سے اس کا گناہ معاف ہو جائے۔"

چوری شدہ سافٹ ویئر (Pirated copy) کو نیٹ پر مفت اپ لوڈ کرنا

بعض لوگ کسی تیار شدہ سافٹ ویئر کو کہیں سے مالک کی اجازت کے بغیر (illegally) ڈاؤن لوڈ کر لیتے ہیں اور پھر پیسے کمانے کے بجائے فری میں دوبارہ اپ لوڈ کر دیتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ فری میں ڈاؤن لوڈ کر سکے۔ ان کے خیال میں ایک نیک اور اچھا کام ہے جس سے وہ بہت سارے لوگوں کی مدد کر لیتے ہیں۔

شرعی حکم:

شرعاً اس طرح کرنا جائز نہیں۔ جو شخص سافٹ ویئر تیار لیتا ہے، اس پر حق بھی اسی کا ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو لوگوں کو مفت میں دے اور چاہے تو معاوضہ وصول کرے۔ کسی دوسرے شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے کہیں سے چوری کر کے دوسرے لوگوں کو فری میں دینے لگے۔ بالکل جس طرح کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی دکان کو لوٹ کر اس کا سامان باہر لوگوں میں مفت تقسیم کرنے لگے اور یہ سمجھنے لگے کہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ تعاون کر رہا ہوں۔

یہ صورت بھی چوری ہی کی صورت ہے۔ اس میں اور پہلی صورت میں صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں پر سافٹ ویئر کو چوری کرنے کے بعد ان سے حرام کاروبار نہیں کر رہے ہیں جبکہ پہلی صورت میں وہ اس سے آگے ایک کاروبار کی داغ بیل ڈال رہے تھے۔ اور چوری کی وعید کے بارے میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد کافی ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔[27]

آن لائن سافٹ ویئر سروس فراہم کرنے کا جائزہ

بعض سافٹ ویئر آف لائن کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں براہ راست کسی کلائنٹ کو بھیج دیتے ہیں، اور بعض سافٹ ویئر آن لائن کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں باقاعدہ ادارے کی طرف سے سنبھالا جاتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر ویب سائٹ کی طرح کام کرتے ہیں جنہیں نیٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں مختلف ادارے مختلف لوگوں کو رجسٹریشن دیتے ہیں جس کے بعد ان کے اکاؤنٹس بنائے جاتے ہیں اور انہیں ان اکاؤنٹس کے مطابق فری سپیس (Free space) سمیت مختلف سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ عام طور پر بڑے بڑے اداروں کے شعبہ حسابات اپنے حسابات آن لائن اکاؤنٹس میں محفوظ رکھتے ہیں تاکہ کسی حادثے کے نتیجے میں ان کا ڈیٹا ضائع نہ ہو۔

شرعی حکم:

شرعاً اس نوعیت کی سروس فراہم کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اس میں صرف اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو سروس آپ فراہم کر رہے ہیں وہ بذات خود کسی غیر شرعی امر پر مشتمل نہ ہو، ورنہ یہ سروس فراہم کرنا ناجائز ہو جائے گا۔ جو کمپنیاں یہ سروس فراہم کرتی ہیں ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کلائنٹس کے ڈیٹا کی جاسوسی کرے اور انہیں کلائنٹ کی اجازت کے بغیر کہیں پھیلا دے، کیونکہ یہ ڈیٹا ان کے پاس امانت ہے اور امانت میں خیانت کرنا سخت جرم ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : الْمُسْلِمُ يُطْبَعُ عَلَى كُلِّ الطَّبِيعَةِ غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ[28]

"کسی مسلمان ہر کوئی بھی خصلت آسکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔"

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے"

المكر و الخديعة و الخيانة في النار۔ [29]

"مکر و فریب، دھوکہ دہی اور خیانت جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔"

سافٹ ویئرز تیار کرنے کے لئے شرعی اصول

تعلیمی اداروں کے لئے تیار کئے جانے سافٹ ویئرز کی تیاری کے شرعی اصول

ملک و قوم کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار تعلیم ادا کرتی ہے۔ ہمیشہ وہی قومیں دوسروں سے آگے اور ممتاز رہتی ہیں جو تعلیم کے میدان میں دوسروں سے آگے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر کے تمام ممالک اس دوڑ میں شریک ہیں اور سب اپنے تعلیمی معیارات درست کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ سافٹ ویئر انڈسٹری کی آمد کے بعد تعلیم کے میدان میں کافی پیش رفت ہوئی اور عوام اور خواص کی تعلیمی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان گنت سوفٹ ویئرز وجود میں آگئے اور آرہے ہیں۔ ذیل میں ہم اسلام کی روشنی میں تعلیمی سوفٹ ویئرز کی تیاری کے چند اہم شرعی اصول ذکر کرتے ہیں۔

- ایسے تعلیم سوفٹ ویئرز کی تیاری کی ضرورت ہے جس سے نسل نوء کی تعلیمی ضرورت پوری ہوسکے۔ تعلیمی سافٹ ویئرز کی تیاری سے ہم حصول علم زیادہ سے زیادہ عام کرسکے ہیں۔
- سافٹ ویئرز کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں استعمال ہونے والا مواد حقیقت پر مبنی ہو۔ جھوٹ، دھوکہ اور فراڈ پر مشتمل نہ ہو۔
- اسلامی تہذیب و ثقافت کا خیال رکھا جائے۔ سافٹ ویئرز میں غیر اسلامی اور غیر اخلاقی تصویریں اور حکایات موجود نہ ہو۔ وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو ترقی کی تمام ترچیزیں دوسروں سے لیتی ہیں لیکن اپنی تہذیب و ثقافت پر سمجھوطہ نہیں کرتی۔ مسلم قوم کا آج ایک بڑا المیہ یہ بنا کہ انہوں نے مغرب سے علمیت کے نام پر وہاں کی تہذیب درآمد کی۔
- آزاد قوموں کا ایک خاصہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا نظام تعلیم اپنی زبان میں ہوتا ہے۔ جن قوموں کی تعلیمی زبان اور مادری زبان ایک ہو وہ ان لوگوں سے آگے رہتے ہیں جو غیروں کی زبان سیکھنے کے بعد علمیت حاصل کرتے ہیں۔ تعلیمی سافٹ ویئرز کی تیاری میں زبان کا خاص خیال رکھا جائے، اور جہاں تک ممکن ہوا اس زبان کو استعمال کیا جائے جس کے جاننے والے زیادہ ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کرسکے۔
- اخلاقیات کے بغیر تعلیم حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے تعلیمی سافٹ ویئرز کی تیاری میں اخلاقیات کا خاص خیال رکھا جائے اور ایسی باتوں سے گریز کیا جائے جن سے نوجوانوں کے اخلاقیات متاثر ہو۔

مالیاتی اداروں کے لئے سافٹ ویئرز تیار کرنے کے شرعی اصول

سافٹ ویئرز انجینئرنگ کی آمد کے بعد اس سے سب سے زیادہ استفادہ مالیاتی اداروں نے کیا۔ اس سے قبل حساب کتاب کے لئے وہ بڑے بڑے رجسٹر اور پین استعمال کرتے تھے۔ اب ان کی جگہ اکاؤنٹنگ سافت ویئرز نے لے

لی ہیں۔ اس کی آمد سے اب حساب کتاب محفوظ بھی ہو گا اور اس میں تیزی اور درستگی بھی آئی۔ ان کی مدد سے سیکنڈوں اور منٹوں میں آدمی اربوں کے حسابات کر سکتا ہے۔

چند اہم اسلامی اصول

- ایسے مالیاتی اداروں کے لئے سافٹ ویئر ز تیار نہ کئے جائے جن کا کاروبار غیر شرعی اور حرام ہو۔ ورنہ ان کے ساتھ گناہ میں آپ بھی برابر کے شریک ہو جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
  وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲ [30]
  گناہ اور دشمنی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزاء دینے والا ہے۔
- سافٹ ویئر ز کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں کوئی ایسا فیچر شامل نہ ہو جو حرام اور ناجائز معاملات میں استعمال ہوتا ہو، جیسے سودی حسابات وغیرہ۔
- سافٹ ویئر تیار کرنے کے بعد مناسب ہے کہ ہدایات میں اس بات کی صراحت کریں کہ یہ سافٹ اسلامی اصولوں کے تحت تیار کیا گیا ہے اس لئے کسی غیر شرعی کام میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

کمپنیوں کے لئے سافٹ ویئر ز تیار کرنے کے شرعی اصول

کاروبار میں سہولت اور تیزی اور درستگی لانے کے لئے تمام بڑی کمپنیاں سافٹ ویئر ز استعمال کرتی ہیں۔ ان کے لئے مختلف سافٹ ویئر ہاؤسز اپلی کیشنز تیار کرتے ہیں۔

چند اہم اسلامی اصول

- جس کمپنی کے لئے سافٹ ویئر تیار کیا جا رہا ہے اس کا کاروبار ملاحظہ کیا جائے۔ اگر تو کاروبار جائز ہو تو اس کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنا جائز ہے اور اگر کاروبار جائز نہیں تو اس کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنا جائز نہیں۔
- سودی بنکوں، انشیورنس اداروں اور دیگر غیر شرعی کاروبار کرنے والوں کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنا جائز نہیں۔
- سافٹ ویئر کیا تیاری میں ایسے فیچرز کا اضافہ کرنا جائز نہیں جو صرف حرام اور ناجائز کاموں میں استعمال ہو رہے ہو، جیسے سود یا جوے پر مشتمل حسابات کو حل کرنا۔
- جن کمپنیوں کا کاروبار جائز ہو ان کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنا جائز ہے۔ اگر سافٹ کی تیاری کے بعد وہ اسے کسی ناجائز کام میں استعمال کرے تو اس کا وبال اور گناہ اسی کو ملے گا۔ سافٹ ویئر ڈیولپر کو نہیں ملے گا۔

سٹاک ایکس چینج سے وابستہ افراد کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنے کے شرعی اصول

عام بازاروں کی طرح سٹاک مارکیٹ بھی ایک بازار کا نام ہے، جس میں مختلف کمپنیوں کے شئرز کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہاں کا اکثر کاروبار اگرچہ ناجائز اور حرام امور پر مشتمل ہوتا ہے، تاہم یہ کاروبار مکمل طور پر حرام اور ناجائز نہیں کہلایا جاسکتا ہے۔ جس طرح عام بازاروں میں بعض کاروبار جائز اور بعض ناجائز ہوتا ہے بلکل یہی صورت حال یہاں ہے۔

ان کے لئے سافٹ ویئرز کی تیاری کے اسلامی اصول

- سٹاک مارکیٹ کے ساتھ بعض اسلامک بروکریج ہاؤسز بھی رجسٹرڈ ہوتے ہیں جن کا کام یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سٹاک ایکس چینج میں حلال سرمایہ کاری کرنا چاہے وہ ان کے تحت یہ خواہش پوری کر سکتے ہیں۔ یہ ہاؤسز شئرز کا صرف وہ کاروبار کرتی ہیں جن کی شریعت میں اجازت ہو۔ ان بر اکریج ہاؤسز کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنا جائز ہے۔
- جو بروکریج ہاؤسز صرف اسلامی سروس فراہم نہیں کرتی بلکہ مکس کاروبار کرتی ہے، اگرچہ شرعاً سافٹ ویئر تیار کرنا جائز ہے بشرطیکہ آپ کی نیت حرام کاروبار کی حمایت اور تعاون نہ ہو تاہم مناسب یہاں بھی یہی ہے کہ ایسے ہاؤسز کے لئے نہ صرف سافٹ ویئرز تیار کرنے بند کئے بلکہ ان سے ہر قسم کا کاروبار ختم کیا جائے تاکہ اسلامک بروکریج ہاؤسز کی حوصلہ افزائی ہوجائے۔

اسلامی سافٹ ویئرز کی ترویج واشاعت کے لئے اہم تجاویز

جس طرح زندگی کے ہر شعبے میں سافٹ ویئرز کے استعمال نے حیرت انگیز ترقی اور انقلاب برپا کیا ہے اور اس سے ہر چیز کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جارہی ہے، ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی ترویج واشاعت اور اسلامی علوم و فنون کو عام کرنے لیے مختلف سافٹ ویئرز تیار کئے جائے۔ اس سلسلے میں ذیل میں کچھ اہم تجاویزات دی جاتی ہیں۔

- اسلامی حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اسلامی سافٹ ویئرز تیار کرنے کے لئے ایک الگ ادارہ تشکیل دے جس میں ماہر اہل علم اور سافٹ ویئر ڈیویلپرز ہر دم موجود ہو، جن کا کام یہ ہو کہ مختلف اسلامی سافٹ ویئرز تیار کریں اور انہیں عوام اور خواص کو مفت میں فراہم کریں۔
- جس طرح الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ کے نام سے کویت کی اسلامی حکومت نے ایک گراں قدر فقہی ذخیرہ جمع کروایا اور پھر اسے سافٹ ویئر کی صورت بھی دی، اسی کی پیروی کرتے ہوئے پاکستان کی وزارت مذہبی امور اور وزارت سائنس اینڈ ٹیکنالوجی مشترکہ طور پر اسلامک سافٹ ویئر کا کوئی بڑا منصوبہ شروع کرسکتے ہیں۔

- انگریزی اور عربی میں اسلامی علوم سے متعلق اہم سافٹ ویئرز موجود ہیں، تاہم برصغیر کی اردو زبان اس حوالے سے بانجھ ہے۔ اردو میں سافٹ ویئرنگ کے شعبے میں بہت کم ترقی ہوئی ہے۔ مکتبہ جبریل کے نام سے اگرچہ ایک سافٹ ویئر موجود ہے جس میں ہزاروں کتابوں میں عربی کے مکتبہ شاملہ کی طرح سرچنگ کرسکتے ہیں تاہم یہ کام حکومتی سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے کافی سست روی کا شکار ہے۔ اگر حکومت اس کام کی حوصلہ افزائی کرے تو عربی کے طرز پر اردو میں مشہور اور مفید اسلامک سافٹ ویئرز تیار کئے جاسکتے ہیں۔
- سافٹ ویئر ہاوسز کو چاہیے کہ دینی جذبے کے تحت اور ثواب کی نیت سے روز کے حساب سے اگر ایک خاص وقت کوئی اسلامی سافٹ ویئر تیار کرنے میں صرف کیا کرے تو یہ کام ان کے لئے صدقہ جاریہ بن سکتا ہے۔

اگر کوئی ادارہ یا فرد اسلامی سافٹ ویئر تیار کروانا چاہتا ہے تو ڈیویلپرز کو چاہئے کہ مفت میں اگر ممکن نہ ہو تو ضرور رعایتی قیمت پر اکتفا کریں۔ ایسا کرنے سے وہ بھی ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1. Oxford Advanced Learner's Dictionary, Oxford University Press Ninth Edition 2015, p 924
2. Kotker and Armstrong, Principal of Marketing, Edition:14, p.4., www.pearsonhighered.com

3 H. Ali, V. Talwar, Principles of Marketing, 2013, University of London. LSE., p.18.

4. Golam Mohiuddin and Shariful Haque. Marketing Ethics in Islam: A Model Based Theoretical Study. Human Resource Management Research 2013, 3(3), p. 96
5. Science daily, https://www.sciencedaily.com/terms/computer_software.htm, Access on 4 February 2019)
6. Techopedia, https://www.techopedia.com/definition/2210/hardware- hw, Access on 4 February 2019)

7۔ سورۃ العلق:96/1۔5

8۔ الشیخ عمیم الاحسان، قواعد الفقہ، الصدف پبلشرز کراچی، ط1986، ص:59

9۔ الشیخ عمیم الاحسان، قواعد الفقہ، ص:62

10۔ محمد مصطفی الزحیلی، القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة، دار الفكر، دمشق، ط2006، 1/ص64

11۔ علاؤالدین الکاسانی الحنفی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الاستصناع، فصل فی صورۃ الاستصناع، دار الکتب العلمیۃ، 1986ء، 2/5

12۔ علاؤالدین الکاسانی الحنفی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، تاب الاستصناع، فصل فی صورۃ الاستصناع، 5/3

13۔ سورۃ المائدۃ:5/2

14۔ سورۃ المائدۃ:5/2

15۔ سورۃ البقرۃ:2/275

16۔ مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم للنیسابوري، کتاب الزکاۃ، باب اباحۃ الاخذ لمن اعطی من غیر مساءلۃ، دار الجیل بیروت، حدیث:2455، 3/98

17۔ ابن الاثیر الجزری، جامع الاصول فی احادیث الرسول، مکتبۃ الحلوانی، س ن، 1/499

18۔ سورۃ النور:24/19

19۔ ابن الاثیر الجزری، جامع الاصول فی احادیث الرسول، 1/504

20 ۔ سورۃ الحشر:59/9

21۔ سورۃ الفرقان:25/67

22۔ سورۃ المائدۃ:5/2

23۔ أحمد بن شعیب النسائی، السنن الکبری للنسائي، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، 1991ء۔ 1411ھ، 5/357

24۔ محمد بن فتوح الحمیدی، الجمع بین الصحیحین البخاري و مسلم، دار النشر / دار ابن حزم، لبنان بیروت، 2002ء، حدیث:3568، 4/230

25۔ محمد بن عیسیٰ الترمذي، الجامع، دار احیاء التراث العربی بیروت، تفسیر القرآن، سورۃ البقرۃ، حدیث:2989، 5/220

26۔ عبد اللہ بن محمد بن أبي شیبۃ، المصنف، کتاب البیوع والاقضیۃ۔ فی الرجل یصیب المال الحرام ثم یندم، مکتبۃ الرشد، الریاض، 1409ھ، 4/561

27۔ أحمد بن شعیب النسائی، السنن الکبری، 5/357

28۔ أبو بکر البیھقي، السنن الکبری للبیھقي وفي ذیلہ الجوھر النقي، کتاب الشھادات، باب من کان منکشف الکذب، مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ الکائنۃ فی الھند ببلدۃ حیدر آباد۔ ط 1344ھ، حدیث:21348، 10/197

29۔ أبو عبد اللہ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین مع تعلیقات الذھبی فی التلخیص، کتاب الصلاۃ، حدیث:8794، 7/225

30۔ سورۃ المائدۃ:5/2